سورة الكهف

آيات ۴۸ - ٥٦

محمد اقبال

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا
۴۸ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ
صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۴۹
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ
اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۵۰ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۵۱ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۵۲ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ
فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ
وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ
اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۵۶

سُوْرَۃُ الْکَھْف

مکیۃ

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تاکہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8
تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ﷺ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26
قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31
نبی کریم ﷺ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49
دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59
آدم و ابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82
قصہ موسیٰ و خضر

ارادہ و حکمت الٰہی۔ انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101
قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110
اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

وَعُرِضُوْا - اور وہ پیش کیے جائیں گے

عَرَضَ يَعْرِضُ ، عَرْضًا : پیش کرنا

عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا - آپ کے رب کے سامنے صفیں باندھے ہوئے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا - بلاشبہ تم آئے ہو ہمارے پاس جیسے

جَآءَ يَجِيْٓءُ ، مَجِيْٓءٌ : آنا

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ - پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار

مَرَّةٌ : مرتبہ، بار

بَلْ زَعَمْتُمْ - جبکہ تم سمجھتے تھے

زَعَمَ يَزْعَمُ ، زَعْمًا : خیال کرنا، گمان کرنا، غلط تخمینہ لگانا

اَلَّنْ نَّجْعَلَ - کہ ہرگز نہیں ہم بنائیں گے

اَلَّنْ : اصل میں اَن لَنْ ہے

لَكُمْ مَّوْعِدًا - تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت

مَّوْعِد: وعدے کا وقت (ظرف زمان Place adverb)

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ - اور رکھ دی جائے گی (عملوں کی) کتاب (کھول کر)

وَضَعَ يَضَعُ ، وَضْعًا : رکھنا، ڈالنا

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ - پھر آپ دیکھیں گے مجرموں کو

رَاٰى يَرٰى ، رُؤْيَةٌ: دیکھنا

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾

مُشْفِقِيْنَ - ڈرنے والے ہوتے ہوئے

أشفق يُشفِق ، إشفاقًا : ڈرنا (IV)

مُشْفِق : ڈرنے والا

أشفَاق: ایسی توجہ جو خوف کے ساتھ ملی جلی ہو

مِمَّا فِيْهِ - اس سے جو اس میں (درج) ہوگا

وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا - اور کہیں گے ہائے ہماری کم بختی

يَا : حرف ندا

وَيْلَة : کلمہ حسرت وندامت (رسوائی، بربادی، ہلاکت)

An exclamation of sorrow or anguish (Alas!)

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ - کیا ہے اس کتاب (نامہ اعمال) کو

مَا : استفہامیہ (کیا ہے)

لِ : حرف جار (الگ لکھا جاتا ہے

عام عربی میں اسے " مالهذا " لکھا جاتا ہے

لَا يُغَادِرُ - نہیں وہ چھوڑتا

غَادَرَ يُغَادِرُ ، مُغَادَرَةٌ : اندراج کرکے چھوڑنا (III)

مُغَادِرُون : Departure

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً - کوئی چھوٹی اور نہ بڑی (بات)

اِلَّآ اَحْصٰىهَا - مگر اس نے شمار کر رکھا ہے اسے

اَحْصٰى يُحْصِىْ ، اِحْصَآءٌ : گننا، شمار کرنا (IV)

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا - اور وہ پائیں گے جو انھوں نے عمل کیے حاضر

وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا - اور نہیں ظلم کرتا آپ کا رب کسی ایک پر

وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا ۖ لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ
مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾

اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے لو دیکھ لو، آ گئے نا تم ہمارے پاس اُسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی، یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا

They shall be brought before your Lord, all lined up, and shall be told: "Now, indeed, you have come before Us in the manner We created you in the first instance, although you thought that We shall not appoint a tryst (with Us)."

And then the Record of their deeds shall be placed before them and you will see the guilty full of fear for what it contains, and will say: "Woe to us! What a Record this is! It leaves nothing, big or small, but encompasses it." They will find their deeds confronting them. Your Lord wrongs no one.

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

آنے والے دن کی فکر کرو

- قیامت کے دن تمام انسان۔ خواہ وہ نہ بھی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے ۔ یہی وہ دن ہے جس دن ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دے گا۔
- انکار کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا جارہا ہے کہ تم دنیا کی زیب وزینت پر مرتے ہو اور تمہارا جینا مرنا اسی دنیا کے حوالے سے ہے۔ اسی کی خوشیاں تمہاری خوشیاں ہیں اور اسی کے غم تمہارے لیے اصل غم ہیں۔ لیکن تمہیں کبھی بھی اس بات کا خیال نہیں آتا کہ ہمیں (رب کے حضور پیش آنے والے) اس دن کی فکر کرنی چاہیے
- اس دن کی ہولناکی کا عالم یہ ہوگا کہ اس دن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پہاڑ چلتے ہوئے دکھائی دیں گے ہر چیز اکھاڑ پھینکی جائے گی زمین چٹیل میدان بنادی جائے گی جس میں لوگوں کو قطار در قطار صف بستہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا کیا جائے گا
- اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جس طرح تم دنیا میں خالی ہاتھ گئے تھے، اسی طرح آج ہمارے پاس خالی ہاتھ آگئے ہو۔ جس دولت اور جن اشیاء پر تمہیں ناز تھا ان میں سے کچھ بھی تمہارے پاس نہیں۔ آج تمہارے ساتھ نہ کوئی خدام ہیں نہ کوئی نفری اور نہ وہ مال واسباب جن پر تم اتراتے تھے۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے غلاموں کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ تمہارا خیال (باطل) تھا کہ ہمیں دنیا میں اللہ تعالیٰ نے خودرو پودوں کی طرح اٹھایا ہے جن کا کوئی مقصد زندگی نہیں۔ جن کے لیے کوئی قیامت برپا نہیں ہوگی جہاں انھیں حساب کتاب کے لیے بلایا جائے لیکن آج تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے جو کچھ فرمایا تھا وہ سب صحیح اور حق تھا۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝٤٩

دفتر اعمال کی کیفیت

- الکتاب سے مراد لوگوں کے اعمال کا دفتر ہے یعنی نامۂ اعمال۔جب لوگ میدان حشر میں صف بستہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے فیصلے کے انتظار میں کھڑے ہوں گے تو ان کے سامنے ایک رجسٹر لایا جائے گا جس میں انسان کے تمام اعمال درج ہوں گے
- آج اس دنیا میں اگرچہ یہ انتظام دکھائی نہیں دیتا لیکن اللہ نے اس کا بندوبست کر رکھا ہے کہ انسان کی نیت، اس کا قول اور اس کا عمل سب ریکارڈ ہو رہے ہیں، روزِ حشر جب یہ اوٹ ہٹا دی جائے گی تو اس وقت انسان یہ دیکھ کر دہشت زدہ رہ جائے گا کہ دنیا میں جو کچھ وہ یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ کوئی اس کو جاننے والا نہیں وہ سب کچھ کامل طور پر اس کتاب میں درج پائے گا (نیکیاں، برائیاں، مظالم، عدل کے کام، فضول باتیں اور خیانتیں سب اعمال) اس کی فہرست سے نہ کوئی چھوٹی چیز بچی ہے اور نہ کوئی بڑی چیز۔تب انسان اپنی بد بختی کو روئے گا
- اس ریکارڈ کی ہر چیز اتنی ثابت شدہ ہو گی کہ آدمی جب اپنے عمل کا بدلہ پائے گا تو اس کو یقین ہو گا کہ اس کے ساتھ وہی کیا جا رہا ہے جس کا وہ فی الواقع مستحق تھا، نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔
- انسانی تربیت کے لیے حشر کے میدان کی ایک پر تاثیر منظر کشی۔ قرآن کریم ایک زبردست تربیتی کتاب بھی ہے جس نے یہاں قیامت کے منظر کی لفظی تصویر کشی کر کے انسان کی تربیت کا سامان مہیا کیا ہے (عقائد و اعمال میں ہم آہنگی کی بنا انسانوں کی اللہ کے حضور صفیں، تہی دامن، دنیاوی رشتے اور علاقات غائب، کروڑں اربوں کے اجتماع میں انسان تنہا، انسان کے اعمال مجسم ہو کر سامنے ریکارڈ کی صورت میں موجود، لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور کہیں وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى اور کہیں وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا کی عملی تفسیر)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ - اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ - سجدہ کرو آدم کو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ - تو سجدہ کیا انھوں نے سوائے ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ - تھا وہ جنوں میں سے

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ - سو نافرمانی کی اس نے اپنے رب کے حکم کی۔

فَسَقَ يَفْسِقُ ، فُسُوْقًا: نافرمانی کرنا

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ - کیا پھر (بھی) بناتے ہو اسے اور اس کی اولاد کو

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : بنانا (VIII)

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ - اپنا سرپرست میرے سوا

اَوْلِيَآء : دوست، ساتھی، سرپرست

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ - حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں

عَدُو : دشمن

بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا - برا ہے وہ ظالموں کے لیے بطور بدل - (جسے وہ اختیار کر رہے ہیں)

بِئْسَ : فعلِ ذمّ (verb of condemnation) ہے، کسی چیز کی برائی یا مذمت کے لیے

بَدَلًا: بدلہ، بدل، عوض، تبدیلی

مَا اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

مَا اَشْهَدْتُّهُمْ ۔ نہیں میں نے گواہ بنایا تھا ان کو

اَشْهَدَ يُشْهِدُ ، اِشْهَادٌ : گواہ بنانا (IV)

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ زمین اور آسمان کی تخلیق کا

وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۔ اور نہ ہی ان کی اپنی تخلیق کا

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ ۔ اور میں نہیں تھا بنانے والا

اِتِّخَاذٌ مصدر سے مُتَّخِذَ اسم فاعل (بنانے والا)

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۔ گمراہ کرنے والوں کو بازو (مددگار) ۔

مُضِل کی جمع مُضِلِّيْن (گمراہ کرنے والے)

عَضُدًا بازو، کہنی سے لے کر کاندھے تک کا درمیانی حصہ (قوتِ باز، مددگار)

وَيَوْمَ يَقُوْلُ ۔ اور جس دن (اللہ) فرمائے گا

نَادُوْا شُرَكَآءِيَ ۔ پکارو میرے (ان) شریکوں کو

(ن د ي) نَادٰى يُنَادِيْ ، مُنَادَاةٌ :آواز دینا، پکارنا (III)

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ ۔ جن کے بارے میں تمہیں زعم تھا

فَدَعَوْهُمْ ۔ تو وہ پکاریں گے انہیں

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ - پھر وہ نہ جواب دیں گے ان کو

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةٌ : جواب دینا (x)

وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ - اور ہم بنادیں گے انکے درمیان

مَّوْبِقًا - ایک ہلاکت کی جگہ

وبِقَ يوبَق ، وَبَقًا و وَبْقًا : ہلاک ہونا

مَوبِق: ہلاکت کی جگہ (ظرف مکان)

اِجْتنِبوا السَّبعَ الموبِقَات (سات ہلاک ہونے والی چیزوں سے بچو) (شرک، جادو، قتل، سود، مال یتیم کھانا، میدانِ جنگ سے فرار، محصنات پر بہتان لگانا) (حدیث)

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ - اور دیکھیں گے مجرم لوگ آگ کو

رَأى يَرٰى ، رُؤيَةٌ : دیکھنا

فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ - تو وہ سمجھ جائیں گے کہ بیشک وہ

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا : قیاس کرنا، سمجھنا

مُّوَاقِعُوْهَا - گرنے والے ہیں اس میں

(و ق ع) وَاقَعَ يُوَاقِعُ ، مُوَاقِعةٌ : گرنا (III)

مُوَاقِعُوْا اصل میں مُوَاقِعُوْن تھا
ن اضافت کی وجہ سے گر گیا

وَلَمْ يَجِدُوْا - اور نہیں وہ پائیں گے

عَنْهَا مَصْرِفًا - اس سے بچنے کی جگہ

مَصْرِفا ، صَرْفًا مصدر سے اسم ظرف- (لوٹنے کی جگہ، بچنے کی راہ)

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ
هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾
وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۠ ﴿۵۳﴾

یاد کرو، جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اُس کو اور اس کی ذرّیّت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں

میں نے آسمان وزمین پیدا کرتے وقت اُن کو نہیں بلایا تھا اور نہ خود اُن کی اپنی تخلیق میں انہیں شریک کیا تھا میرا یہ کام نہیں ہے کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنایا کروں، اور جس دن فرمائے گا میرے شریکوں کو پکارو جنہیں تم مانتے تھے پھر وہ انہیں پکاریں گے سو وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہی ہلاکت کا گڑھا مشترک کر دیں گے۔ سارے مجرم اُس روز آگ دیکھیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اب انہیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پائیں گے

محمد اقبال

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ كَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ وَ
ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِىۡ وَهُمۡ لَـكُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِيۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشۡهَدْتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ
اَنۡفُسِهِمۡ ۖ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ
يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَلَمۡ يَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾

And recall when We said to the angels: "Prostrate yourselves before Adam"; all of them fell prostrate, except Iblis. He was of the jinn and so disobeyed the command of his Lord. Will you, then, take him and his progeny as your guardians rather than Me although they are your open enemies? What an evil substitute are these wrong-doers taking!
I did not call them to witness the creation of the heavens and the earth, nor in their own creation. I do not seek the aid of those who lead people astray.
What will such people do on the Day when the Lord will say: "Now call upon all those whom you believed to be My partners?" Thereupon they will call upon them, but they will not respond to their call; and We shall make them a common pit of doom, and the guilty shall behold the Fire and know that they are bound to fall into it, and will find no escape from it.

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰

قصہ آدم و ابلیس

- قصہ آدم و ابلیس کو یہاں لانے کا سبب - اس سے پہلے سورۃ البقرہ اور سورۃ الاعراف میں قصہ آدم و ابلیس کی تفصیل آ چکی۔ یہاں اس مقام پر اس واقعے کو لانے کا مقصد قریش کو اس بات پر متنبہ کرنا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کی دعوت کو رد کرکے اور اس پر ایمان لانے سے انکار کرکے دراصل اس راستے پر چل رہے ہو جو ابلیس کا راستہ ہے جو کہ غرور و تکبر، کفر اور سرکشی کا راستہ ہے)۔ تم نے اسی ابلیس اور اس کی ذریت کو اپنا کارساز اور معبود بنا رکھا ہے جس نے قیامت تک کے لیے اولاد آدم کو دشمنی کا چیلنج دے رکھا ہے
- انہیں گویا یہ بتایا گیا ہے کہ انسان اپنے مالک و خالق، رحیم و مہربان اور فیض رساں خدا کو چھوڑ کر شیطان اور اس کے حواریوں کو اپنا کر ایک بدترین انتخاب کیسے کر سکتا ہے؟ یہ ان کی بدبختی کی انتہا ہے کہ انہوں نے ابلیس اور اس کی ذریت کو اپنا مرجع اور کارساز بنایا اور خدا کو چھوڑ بیٹھے۔ پھر ان سے منہ پھیر کر فرمایا کہ کیا ہی برا بدل ہے جس کو خدا کی جگہ ان ظالموں نے اپنے لیے اختیار کیا !
- ساتھ ساتھ یہودی اور عیسائی عقیدے کی تردید بھی کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا (یہاں صراحت کہ وہ جنوں میں سے تھا) اور اس نے خود اپنے اختیار سے فسق اور نافرمانی کی راہ کا انتخاب کیا
- اللہ تعالیٰ کی اولادِ آدم کو تنبیہ ! کہ ذرا سوچو تم مجھے چھوڑ کر اس ابلیس کو اپنا ولی اور کارساز بناتے ہو جس نے یوں میری نافرمانی کی تھی۔ میں نے تمھیں اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کیا میں نے فرشتوں کو تمہارے سامنے سرنگوں کیا تمھیں خلافت ارضی سے نوازا اور تم ہو کہ میرے مقابلے میں ابلیس اور اس کی صلبی و معنوی اولاد سے دوستیاں گانٹھتے پھرتے ہو

مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾

طنزیہ اسلوب (آیت ۵۱)

- یہاں قریش کو ایک دوسرے پہلو سے عار دلائی جا رہی ہے کہ جن شیاطین اور جنّوں کو تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر اپنا معبود اور کارساز بنا لیا ہے، ذرا عقل سے سوچو کہ ان کی اوقات کیا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا تو کیا ان معبودانِ باطل کو اپنی مدد کے لیے بلایا تھا؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ خود مخلوق ہیں، انھیں خود نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں کس طرح پیدا فرمایا۔ تم نے ہر پہاڑ کے لیے الگ الگ جن اور بھوت بنا رکھے ہیں، ان کے عتاب سے بچنے کے لیے ان کی جے پکارتے ہو، نذرانے اور چڑھاوے چڑھاتے ہو، اور بعض کو راضی رکھنے کے لیے تو اپنی اولاد تک کی قربانی پیش کر دیتے ہو۔ کیا اللہ اپنے اختیارات میں ان نافرمانوں اور سرکشوں کو شریک بنائے گا؟ تمہاری یہ سوچ خلاف عقل بھی ہے اور خلافِ واقعہ بھی

- قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے (آیت ۵۲ میں) کہ اس روز اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ جن کو تم میرا شریک مانتے رہے ہو اب ان کو اپنی مدد کے لیے پکارو چنانچہ وہ ان کو پکاریں گے لیکن وہ کوئی جواب نہ دیں گے

⇦ اللہ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت: ایک عملی شرک - یہ مضمون قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے کہ کہ عملی زندگی میں شرک صرف عقیدے سے نہیں ہوتا بلکہ اطاعت کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر کوئی اللہ کے حکم کو چھوڑ کر کسی انسان، جماعت یا نظریے کی پیروی کرے، تو وہ عملی شرک میں مبتلا ہے، چاہے وہ اس کا شعور نہ رکھتا ہو۔

⇦ اللہ کے احکام اور ہدایات کو چھوڑ کر کسی اور کی بات ماننا درحقیقت اسے اللہ کا شریک بنانا ہے، چاہے زبان سے اسے "خدا" نہ بھی کہا جائے۔ اگر کوئی شخص کسی شیطان یا گمراہ کن رہنما پر لعنت بھی بھیجے، لیکن عملاً اس کے راستے پر چلے، تو یہ بھی شرک کی ایک شکل ہے۔ یہ شرک اعتقادی نہیں بلکہ شرک عملی ہے اور قرآن اس کو بھی شرک ہی کہتا ہے۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

اللہ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت: ایک عملی شرک

- قرآن کریم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ شرک صرف بُت پوجنا نہیں یا دوسروں کی عبادت کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ کسی کو فیصلہ سازی، حلال و حرام کا اختیار، یا مکمل اطاعت کا مقام دینا بھی شرک ہے۔
- آج کے دور میں مختلف "شریک" جنہیں ہم خدا نہیں مانتے، لیکن ان کے قوانین، نظام، نظریات کو عملی زندگی میں اختیار کرتے ہیں —— وہی شرک ہے جس کی تردید آیت میں ہو رہی ہے۔

انسانیت کس طرح اس شرک میں مبتلا ہے؟

آج کا انسان:

- مذہبی طور پر خودساختہ عقائد ورسومات کو دین سمجھتا ہے
- معاشی طور پر سودی نظام کو ناگزیر مانتا ہے
- سیاسی طور پر انسانی قوانین کو خدا کے قانون پر ترجیح دیتا ہے

انسان ان نظاموں کو خدا نہیں کہتا لیکن جہاں وہ اللہ کے مقابلے میں غیروں کے حکم کو اختیار کرتا ہے وہی عملی شرک ہے

یہ مضمون قرآن کریم میں سورۃ النساء (آیت)، سورۃ الانعام (آیت)، سورۃ التوبہ (آیت)، سورۃ ابراھیم (آیت)، سورۃ مریم (آیت)، سورۃ المومنون (آیت)، سورۃ الفرقان (آیت)، سورۃ القصص (آیت)، سورۃ سَبَا (آیت)، سورۃ یٰسین (آیت)، سورۃ جاثیہ (آیت)، سورۃ الشوریٰ (آیت)، میں بیان ہوا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا - اور بلاشبہ ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے

صَرَّفَ يُصَرِّفُ ، تَصرِيْفًا: پھیر پھیر کر بیان کرنا (II)
تبدیل کرنا، ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ -اس قرآن میں لوگوں کے لیے

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ - ہر (قسم کی) مثال

مَثَل : بیان

وَكَانَ الْاِنْسَانُ - اور ہے انسان

اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا - ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو

جَدَلًا : (مصدر) - سخت جھگڑنا

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا - اور نہیں روکا انسانوں کو ایمان لانے

مَنَعَ يَمْنَعُ ، مَنْعًا : منع کرنا، روکنا

اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى - جب آئی ان کے پاس ہدایت

جَآءَ يَجِيْٓءُ ، مَجِيْٓءٌ : آنا

وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ - اور (یہ کہ) وہ مغفرت مانگیں اپنے رب سے

اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ ، اِسْتِغْفَارٌ: بخشش مانگنا (X)

اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ - مگر (صرف اس بات نے) کہ پہنچے ان کے پاس

اَتٰى يَاْتِيْ ، اِتْيَانٌ : آپہنچنا

سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ - معاملہ پہلے لوگوں کا (سا)

سُنَّة : طریقہ، معاملہ

اَوَّلِيْن : اَوَّل کی جمع (پہلے لوگ)

اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا - یا آئے ان پر عذاب سامنے سے

قُبُل : قِبَیْل کی جمع (آگے کی سمت) چہرے کے سامنے کا حصہ)

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ - اور نہیں ہم بھیجتے رسولوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ - مگر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے (بنا کر)

مُبَشِّرٌ : خوشخبری دینے والا

مُنْذِرٌ : ڈرانے والا

وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - اور جھگڑا کرتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةٌ : جھگڑا کرنا (III)

جَدَل : وہ گفتگو جو جھگڑے اور دوسرے پر تسلط حاصل کرنے کے لیے ہو

مُجادَلَة : دو آدمیوں کی آپس میں تو تکرار اور کھینچا تانی

بِالۡبَاطِلِ - باطل کے ذریعے

(د ح ض)

لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ - تاکہ وہ پھسلائیں اسکے ذریعے حق کو

اَدْحَضَ يُدْحِضُ ، اِدْحَاضٌ : پھسلانا، باطل کرنا، زائل کرنا (IV)

وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ - اور انہوں نے بنالیا میری آیات کو

اِتَّخَذَ ... بنانا

وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا - اور (اسے) جس چیز سے وہ ڈرائے گئے ہنسی مذاق

هَزَأَ يَهْزَأُ ، هُزُوًا : مذاق اڑانا

هُزُوًا - (مصدر) ہنسی مذاق

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ
الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے
اُن کے سامنے جب ہدایت آئی تو اسے ماننے اور اپنے رب کے حضور معافی چاہنے سے آخر اُن کو کس چیز نے روک دیا؟ اِس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ منتظر ہیں کہ اُن کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو پچھلی قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے، یا یہ کہ وہ عذاب کو سامنے آتے دیکھ لیں
رسولوں کو ہم اس کام کے سوا اور کسی غرض کے لیے نہیں بھیجتے کہ وہ بشارت اور تنبیہ کی خدمت انجام دے دیں مگر کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات کو اور اُن تنبیہات کو جو انہیں کی گئیں مذاق بنا لیا ہے

And surely We have explained matters to people in the Qur'an in diverse ways, using all manner of parables. But man is exceedingly contentious. What is it that prevented mankind from believing when the guidance came to them, and from asking forgiveness of their Lord, except that they would like to be treated as the nations of yore, or that they would like to see the scourge come upon them face to face?
We raise Messengers only to give good news and to warn. But the unbelievers resort to falsehood in order to rebut the truth with it, and scoff at My revelations and My warnings.

محمد اقبال

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

تصریفِ آیات قرآن کریم (یہ مضمون قرآن کریم میں دس مقامات پر)

- تصریفِ آیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکیمانہ انداز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیات کو بار بار مختلف اسالیب اور اندازِ بیان سے پیش کیا ہے، تاکہ حق بات لوگوں کے دل میں اتر جائے، سمجھ آ جائے، اور کوئی بہانہ نہ رہ جائے۔ اسی کو قرآن میں "تَصۡرِيفُ الۡاٰيَاتِ" کہا گیا ہے، یعنی آیات کو مختلف پہلوؤں سے کھول کھول کر، بار بار اور مختلف پیرایوں میں بیان کرنا۔
- تصریف آیات قرآن کریم کے پیرایے۔ کبھی حکمت کے اسلوب میں، کبھی مثال کے ذریعے، کبھی سوال و جواب کے انداز میں، کبھی تماثیل سے، کبھی تاریخی واقعات اور کبھی ان کی تکرار سے (جس میں دوسرے پہلوؤں کی وضاحت)، کبھی دلائل سے کبھی جذبات اور ضمیر کو جھنجھوڑنا، کہیں کائنات کی نشانیوں سے استدلال، کہیں نفس اور اس میں پوشیدہ رموز کے تذکرے سے استدلال، کہیں بیانیہ اسلوب (Narrative Style)، کہیں استفہامی اسلوب (Interrogative Style)، کہیں تشبیہ و استعارات، کہیں خطابی (Rhetorical) انداز، کبھی عقلی دلائل (Rational Arguments)، فطری (Innate) دلائل، کبھی تجرباتی (Empirical) دلائل، کہیں غور و فکر کی دعوت۔
- قرآن محض احکام کی کتاب نہیں بلکہ دلائل، مثالوں، تاریخ، فطرت، اور عقل کو ہم آہنگ کرکے انسان کے ذہن، دل اور روح کو جگاتا ہے اس میں انسان کے ہر گوشۂ فہم و شعور کو متاثر کرنے کا انداز موجود کہ یہ کتاب تمام زمانوں کے تمام انسانوں کے لیے ہے
- اس کے باوجود انسان کا حال یہ ہے کہ وہ انتہائی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ وہ اکثر حق واضح ہونے کے باوجود بحث و تکرار میں پڑ جاتا ہے، اور اپنی ضد یا خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ اور حق کو قبول نہیں کرتا

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰى وَيَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

انسان کی کج فکری

- یہاں لوگوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن سے بحث چل رہی ہے -ایمان نہ لانے والے
- نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ اور قرآن کریم کے نزول کے بعد ہدایت کا ہر راستہ روشن ہو گیا۔آپ ﷺ کی تبلیغ و دعوت اور قرآن کریم کے اعجاز نے ہر مشکل آسان کر دی۔ دل اور دماغ کو اپیل کرنے کے جتنے موثر طریقے اختیار کرنے ممکن تھے، وہ سب بہترین انداز میں یہاں اختیار کیے جا چکے ہیں۔ کوئی ایسا اشکال باقی نہ رہا جو ہدایت قبول کرنے سے مانع ہو
- لیکن ان انکار کرنے والوں کا عجب حال ہے کہ وہ برابر اپنے کفر پر جمے ہوئے ہیں اور اپنی ڈگر سے ہٹنے کے لیے بالکل تیار نہیں۔ ۔اب ان لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ یا تو ان پر اسی طرح کی تباہی آ جائے جس طرح کی تباہی پچھلی قوموں پر آئی اور جس سے قرآن ڈرا رہا ہے یا کم از کم یہ کہ عذاب سامنے سے آتا دکھائی دے اور وہ اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ لیں
- انسان بعض دفعہ ضد میں آکر معمولی عقل سے بھی تہی دامن ہو جاتا ہے۔
- یہ آیت در حقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ یہ ہٹ دھرم اور مغرور لوگ ہرگز اپنے ارادے اور رغبت سے ایمان نہیں لائیں گے جب تک مذکورہ بالا دو صورتوں میں سے ایک سے ان کا واسطہ پڑ جائے (لیکن یہ سراسر ان کی تباہی ہے)
- عذاب کے نمودار ہو جانے کے بعد اضطراری ایمان کی کوئی حیثیت نہیں

اضافی مواد

Reference Material

نامہ اعمال

- نامہ اعمال تمام آیات قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم قیامت میں انسانوں کے لیے تین قسم کے اعمال نامے ہوں گے۔
- پہلی قسم : تو وہ ایک ہی کتاب ہے جو سب کے اعمال کے لیے رکھی گئی ہے۔ در حقیقت اس میں سب اولین و آخرین کے اعمال ثبت ہیں جیسا کہ زیر بحث آیات میں ہے :وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
- اس کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ سب انسانوں کے حساب کتاب کے لیے ایک ہی کتاب ہو گی۔
- دوسری قسم : وہ کتاب ہے جو ہر امت کے لیے ہو گی۔ ہر امت کے لیے ایک کتاب ہو گی کہ جس میں اس کے اعمال درج ہوں گے ، جیسا کہ سورۃ جاثیہ کی آیت ۲۸ میں ہے : کل امة تدعی الی کتابها
- ہر امت اپنی کتاب اور نامہ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔
- تیسری قسم : وہ کتاب ہے کہ جو ہر انسان کے لیے الگ الگ ہے، جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۱۳ میں ہے :
- وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا۔ ہر انسان کے نامہ اعمال کی جوابدہی ہم نے اسی کی گردن میں ڈالی ہے اور روز قیامت ہم اس کے لیے کتاب اور نامہ اعمال باہر نکالیں گے
- یہ آیات ایک دوسری کے منافی نہیں ہیں کیونکہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ آدمی کے اعمال مختلف کتب میں درج ہوں۔

آیات ۴۸ - ۵۶ کا سورت کے مرکزی مضمون سے تعلق

- یہ آیات سورت کے مرکزی مضمون: "ایمان بمقابلہ دنیا، اس کے اسباب اور اس کی زیب و زینت" سے گہرا ربط رکھتی ہیں، اور اس موضوع کو قیامت کے منظر، دنیا کی حقیقت، اور انکارِ حق کے انجام کے ذریعے بیان کرتی ہیں۔

⇦ آیت ۴۸ (وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا) - میں قیامت کے منظر کا بیان (تمام انسان اللہ کے حضور صف بستہ کھڑے ہوں گے، خالی ہاتھ جیسے دنیا میں آئے تھے ویسے ہی واپس لائے گئے)۔

☜ دنیا کی زینت، مال، رتبہ کچھ بھی ساتھ نہیں ہوگا — ایمان ہی اصل سرمایہ ہوگا۔

⇦ آیت ۴۹ (وَوُضِعَ الْكِتَابُ...) اعمالنامہ پیش کیا جائے گا۔ لوگ حیران ہوں گے کہ کوئی چھوٹا یا بڑا عمل بھی نظرانداز نہ ہو

☜ دنیا کی زینت، مال، رتبہ کچھ بھی ساتھ نہیں ہوگا — ایمان ہی اصل سرمایہ ہوگا۔

⇦ آیت ۵۱ تا ۵۳ -انکارِ حق اور دنیا پر تکیہ کرنے والے قیامت کے دن پچھتائیں گے ("کاش ہم نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا..."، "کاش ہم دنیا کو چھوڑ کر اللہ کا راستہ اپناتے...")

☜ یہ آیات دنیا پرستی کے انجام کو سامنے لاتی ہیں

⇦ آیت ۵۵ (وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا...) ایمان لانے میں رکاوٹ ان کا تکبر، تعصب، اور دنیا پرستی ہے۔

☜ دنیا میں دل لگانے والوں کا ذہن مادی چیزوں میں اٹکا ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے اسالیبِ بیان

- قرآن کریم نے ہدایت کے پیغام کو موثر انداز میں پہنچانے کے لیے مختلف اسالیب بیان اختیار کیے ہیں مخاطبین کی نفسیات، موقع اور مقصد کے مطابق، تاکہ مخاطب کے دل پر بات اُترے اور عقل میں اُتر جائے۔ ان مختلف اسالیب کا استعمال قرآن کو ایک نہایت بلیغ، موثر اور جامع کتاب بناتا ہے

قرآن کریم کے چند اہم اسالیبِ بیان اور ان کا مختصر تعارف:

1. **قصص (قصوں کا انداز)** - قرآن میں سابقہ اقوام اور انبیاء علیہ السلام کے بہت سے تاریخی اور سبق آموز واقعات بیان ہوئے ہیں تاکہ عبرت و نصیحت کے ذریعے سے حق کی وضاحت کر دی جائے (جیسے حضرت موسیٰ، حضرت یوسف، حضرت نوح علیھم السلام اور دیگر بہت سی اقوام کے قصص)
2. **الترغیب والترہیب** - جسے اسلوب انذار و تبشیر بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ رغبت دلانے اور ڈرانے کا اسلوب ہے۔ قرآنِ کریم اللہ کی رضا و خوشنودی، اور جنت کی نعمتوں کا ذکر کرکے رغبت دلاتا ہے اور جہنم اور اس کی مختلف سزاؤں کا ذکر کرکے ڈراتا ہے تاکہ دل میں شوقِ عمل اور خوفِ گناہ پیدا ہو
3. **اسلوب احکام** (قانونی انداز) - اس سے مراد وہ اندازِ بیان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے شریعت کے احکام و قوانین (نماز، روزہ، زکوۃ، نکاح، طلاق، وراثت، تجارت، حدود، قصاص وغیرہ) کو واضح، قطعی اور عملی زبان میں بیان فرمایا، تاکہ لوگ ان پر عمل کر سکیں- ساتھ ساتھ ان پر عمل نہ کرنے کے عواقب بھی بیان فرمائے، کہیں امر کے ساتھ اور کہیں نہی کے ساتھ بیان فرمایا
4. **استفہام کا اسلوب** - یہ وہ اسلوب ہے جس میں سوال کے ذریعے سوچ، تدبر، انکار، یا اثبات کو ابھارتا ہے۔

قرآن کریم کے اسالیبِ بیان

استفہام . . .

استفہام(سوالیہ) اسلوب عقل و دل کو جھنجھوڑنے اور توجہ مبذول کرانے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ یہ سوالات صرف معلومات حاصل کرنے کے لیے نہیں ہوتے، بلکہ اکثر غور و فکر، جذبے، تنبیہ، حجت یا الزام کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، تاکہ انسان سوچے، سمجھے، اور حق کی طرف رجوع کرسکے۔ یہ سوالات کبھی عقلی غور و فکر کی ترغیب دینے، کبھی منکرین کو چیلنج کرنے، اور کبھی حقائق کو واضح کرنے کے لیے ہوتے ہیں

اس مقصد کے لیے جو انداز اختیار کیے گئے ہیں ان میں تحیر/ تعجب(Amazement/Wonder)، انکار/ رد (Denial/Refutation) ، توبیخ وملامت(Reproach/Reprimand)، تقریر (بات منوانا) (Persuasion/Argumentation/Elucidation)، تحدّی (چیلنج)(Challenge) شامل ہیں

اسلوبِ استفہام کے لیے قرآنِ کریم میں جو حروف/الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں أَ ، مَا، مَن، كَيْفَ، أَيْنَ، مَتَىٰ، كَمْ، أَلَّا ، أَفَلَا، أَمْ ... شامل ہیں

5. تشبیہات و استعارات- کا اسلوب قرآن کا ایک مؤثر اور بلیغ اسلوب ہے جس کے ذریعے سے قرآن بیان و حقائق کی معنوی گہرائی، اثرانگیزی اور فہم میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اس سے مفہوم زیادہ واضح اور مؤثر بن جاتا ہے

تشبیہ کسی چیز کو کسی دوسری چیز سے اس کی صفت یا کیفیت کے اعتبار سے مشابہ قرار دینا اور استعارہ، کسی چیز کو بلااظہارِ تشبیہ کسی اور کے معنی میں استعمال کرنا، گویا کہ وہی چیز ہو۔

قرآن کریم کے اسالیبِ بیان

6. جدال و مکالمہ (مکالماتی انداز) — یہ وہ اندازِ بیان ہے جس میں دو یا زیادہ کرداروں کے درمیان بات چیت یا مکالمہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ انداز پڑھنے والے کو خود واقعات کے درمیان لا کر کھڑا کر دیتا ہے، گویا وہ خود اس مکالمے کا حصہ ہو۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ اور حضرت ابراہیمؑ کا مکالمہ، اللہ تعالیٰ اور ابلیس کا مکالمہ، جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان مکالمہ، نوحؑ اور ان کے بیٹے کا مکالمہ، انبیاء علیہ السلام اور ان کی قوموں کے درمیان مکالمے... مختلف مقامات پر آئے ہیں

یہ مکالمے دلائل و حکمت سے بھرپور گفتگو، کرداروں کا تعارف اور ان کے جذبات کی عکاسی، سبق آموز اور ذہن نشین انداز اور واقعات کو دل نشیں اور حقیقی انداز میں پیش کرنے کے لحاظ سے انتہائی موثر واقع ہوئے ہیں

7. اسلوبِ تکرار — میں کسی بات، پیغام یا حقیقت کو مختلف مقامات پر، مختلف پیرایوں اور الفاظ میں بار بار بیان کرنا۔ تکرار ادب کے اندر ایک خامی تصور کیا جاتا ہے لیکن قرآن کریم نے اس اسلوب کو اس طرح استعمال کیا ہے کہ ہر دفعہ اس میں نیا پہلو، نئی تاکید اور نیا موقع محسوس ہوتا ہے

- اس سے بیان کردہ حقیقت دل و دماغ میں بہتر طور پر نقش ہو جاتی ہے
- نئے اسلوب میں بات کہہ کر اس میں تازہ اور نیا اثر پیدا ہو جاتا ہے
- تکرار کے باعث اس بات/ حقیقت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے
- مختلف فہم و عقل کے حامل لوگوں تک بات پہنچانا اور سمجھانا آسان ہو جاتا ہے

قرآن کریم کے اسالیبِ بیان

8. **بیانیہ منظر نگاری** - یہ قرآن کا اسلوب تصویر کشی ہے، قرآنِ حکیم کے مؤثر ترین اسالیب میں سے ایک ہے جس کے ذریعے قرآن کسی منظر، واقعے یا کیفیت کو اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ گویا قاری اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہا ہو اور وہ قاری کے سامنے ایک جیتی جاگتی تصویر بن جائے۔

اس اسلوب کے ذریعے قیامت کے مناظر، جنت و دوزخ کے مناظر، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون (کے جادوں گروں) کا مقابلہ، فرعون کی غرقابی، طوفانِ نوح کے مناظر ..... کی زبدست منظر کشی کی گئ ہے

قرآن کا یہ اسلوب بیان (بیانیہ منظر نگاری) قاری کو صرف سننے یا پڑھنے تک محدود نہیں رکھتا، بلکہ اسے منظر کا حصہ بنا دیتا ہے جس سے وہ اس مَنظر کے کرداروں کے الفاظ، جذبات، اور حرکات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے

9. **اسلوبِ مواعظ (نصیحت آمیز خطاب)** - یہ قرآن کا وہ انداز ہے جس میں انتہائی نرمی، دلسوزی، اور خیر خواہی کے ساتھ نیکی کی ترغیبِ اور برائی سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس میں رحمت، محبت اور خیر خواہی کے جذبات ہیں، جو انسان کو اپنے رب کی طرف پلٹنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

اس کے لیے قرآن کریم نے نرم اور دلنشین لہجہ، خیر خواہی کا جذبہ، سبق آموز انداز، دل کو جھنجھوڑنے والی نصیحت اور انجام کے طرف توجہ دلانے ے ذرائع اختیار کیے ہیں

10. **اسلوبِ تدریج** - قرآنِ مجید کے حکیمانہ اسالیب میں سے ایک نہایت مؤثر اور انسانی فطرت سے ہم آہنگ اندازِ بیان ہے۔ کسی حکم، تعلیم، یا اصلاحی بات کو مرحلہ وار، تدریجی طریقے سے بیان کرنا، تاکہ سننے والا آہستہ آہستہ اسے سمجھ سکے، قبول کر سکے اور اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو جائے

قرآن کریم کے اسالیبِ بیان

اسلوبِ تدریج ......

قرآن مجید کے تدریجی اصول میں انسان کی نفسیاتی و فطری صلاحیت کو مد نظر رکھا گیا ہے، چونکہ انسان کی طبیعت میں مزاحمت اور رفتہ رفتہ تبدیلی قبول کرنا شامل ہے، اس لیے قرآن کریم بات کو یکدم نافذ کرنے کے بجائے آہستہ آہستہ، فطرت کے مطابق نازل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کی ہدایات نہ صرف زبانی قبول ہوئیں بلکہ دلوں میں اُتر گئیں اور عملی زندگی میں نافذ ہوئیں۔

- تدریج سے قبولیت اور عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے
- یہ تربیت اور اصلاح کا ایک موئثر طریقہ ہے
- اس سے لوگوں پر بہت زیادہ دباؤ ڈالے بغیر ان کی ذہن سازی کی جا سکتی ہے
- سخت احکام کی سختی کو قبول کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے

11. اسلوبِ اقسام (قسمیں کھانا) - کسی حقیقت یا اہم بات پر زور دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہیں۔ یہ قسمیں یا تو خود اللہ کی اپنی عظمت کی ہوتی ہیں یا پھر اپنی مخلوق کی، یعنی کائنات کی اشیاء (جیسے سورج، چاند، وقت، رات، دن، وغیرہ) کی۔ ان چیزوں کو اس حقیقت پر گواہ بنا کر اس بات یا حقیقت کا وزن اور اہمیت واضح کی جاتی ہے

قسموں کا اسلوب اندازِ بیان کو دلائل، تاثیر اور حکمت سے بھرپور بنا دیتا ہے، یہ کلام میں وزن پیدا کرتا ہے، سننے والا متوجہ ہوتا ہے، دلوں کو جھنجھوڑتا ہے، باتوں کو ذہن نشین کرتا ہے اور انسان کو غور و فکر پر آمادہ کرتا ہے۔

قرآن کریم کے اسالیب

.12 اسلوبُ الامثال (مثالیں) - کسی بات یا حقیقت کو مثال کے ذریعے واضح کرنا تاکہ وہ سمجھنے میں آسان ہو جائے اور دل و دماغ پر اثر کرے۔ قرآن کریم میں حقائق، احکام، عقائد، اور اخلاقی تعلیمات کو امثال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ عام فہم بن سکیں

- کوئی گہری بات یا باطنی حقیقت، ایک زندہ مثال کے ذریعے واضح کر دی جاتی ہے۔
- مثال سے بات فوراً ذہن نشین ہو جاتی ہے (خاص کر عام انسانوں کو)
- مثالیں سننے والے کے دل میں بھی گہرا اثر ڈالتی ہیں
- قرآن کی مثالیں صرف فہم کے لیے نہیں بلکہ وہ نصیحت کا پہلو بھی لیے ہوئے ہوتی ہیں۔
- امثال سے باطنی معانی کو ظاہری صورت میں دکھایا جاتا ہے جس سے مشکل بات کی تفہیم میں آسانی ہو جاتی ہے

.13 اسلوبِ علمی -قرآنِ حکیم کا وہ انداز بیان جس میں کائناتی حقائق، قدرت کے نظام، فطرت کے اصول، اور سائنسی مشاہدات کو بیانَ کیا گیا ہو۔ یہ انداز انسانی عقل و علم کو مخاطب کرتا ہے اور تفکر، تدبر، اور تحقیق پر ابھارتا ہے، تاکہ انسان اللہ کی قدرت کو پہچانے اور ایمان کی راہ اختیار کرے۔

اسلوب علمی قرآن کا ایسا حیرت انگیز اسلوب ہے جو عقل و علم کے طالبوں کو حق کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ اسلوب قرآن کو محض دینی کتاب نہیں، بلکہ آفاقی، عقلی اور علمی رہنما کے طور پر پیش کرتا ہے۔

یہ اسلوب انسان کی فطرتِ جستجو کو مطمئن کرتا ہے، ایمان میں پختگی پیدا کرتا ہے، اور انسانوں کو دعوتِ فکر دیتا ہے

قرآن کریم کے اسالیب

14. **التفات (ضمیر یا خطاب کا بدل جانا)** - یہ قرآن کا وہ فنی اور بلیغ اسلوب ہے جس میں ضمیر یا خطاب کا انداز اچانک بدل جاتا ہے، یعنی بات ایک شخص یا صیغے (مثلاً غائب، حاضر، متکلم) میں چل رہی ہو اور درمیان میں اس کا انداز بدل دیا جائے۔ جیسے غائب سے حاضر، حاضر سے متکلم، واحد سے جمع، یا اس کے برعکس۔ یہ انداز قرآن کی بلاغت، تاثیر، اور حکمت کو نمایاں کرتا ہے۔

- اچانک انداز بدل کر قاری یا سامع کی توجہ اصل بات کی طرف مرکوز کروالی جاتی ہے
- بیان میں یکسانیت نہیں رہتی اور بیان متنوع اور جاذب ہو جاتا ہے
- التفات ایک قسم کا "ذہنی جھٹکا" ہوتا ہے جو سامع کو غور و فکر پر مجبور کرتا ہے
- التفات حاضر کی طرف لانے سے خطاب زیادہ براہِ راست اور شدید ہو جاتا ہے

15. **اسلوب دعا و مناجات**- یہ قرآن کریم کا وہ اسلوب ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا، التجا، اور راز و نیاز (یعنی مناجات) کا انداز اُختیار کیا گیا ہے:

- یہ اسلوب اللہ تعالیٰ سے قربت، دل کو نرم اور اللہ کی طرف مائل کرتا ہے
- احکام کی بنیاد میں اخلاص پیدا کرتا ہے
- بندے کو اللہ کے ساتھ تعلق کا شعور دیتا ہے
- بتاتا ہے کہ ہر حکم کا مقصد قلبی تبدیلی ہے